السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے عبدالغفور لکھتے ہیں کہ ایک آدمی نماز فجر کی جماعت کے بعد مسجد میں آتا ہے اوراپنی الگ نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس کے بعد ایک مولانا کے ہمراہ چند آدمی آتے ہیں اور نماز فجر کی دوسری جماعت کراتے ہیں۔ اپنی الگ نماز پڑھنے والا پہلا شخص بھی ان کے ساتھ شامل ہوجاتا ہے۔ حالانکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی، قرآن وحدیث کی روسے ایسا کرنا جائز ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ نماز فجر پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز جائز نہیں ہے، البتہ کسی وجہ سے گھر میں نماز فجر ادا کرلینے کے بعد اگر مسجد میں وقت مقررہ پر نماز باجماعت مل جائے تو جماعت میں شامل ہوجانا چاہیے، یہ دوسری نماز نفل ہوگی۔ یہ ایک استثنائی صورت ہے۔ چنانچہ حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خیف میں نماز فجر پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد آپ نے دو آدمیوں کو دیکھا جو جماعت میں شامل نہیں ہوتے تھے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ فجر کی نماز گھر میں پڑھ آئے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(کہ اگر تم نے گھر پر نماز ادا کی ہو، بعد میں امام کے ساتھ جماعت بھی مل جائے تو جماعت کے ساتھ بھی اس نماز کو ادا کرلو اور تمہاری یہ دوسری نماز نفل ہوتی۔ ''(مسند امام احمد: 6/191''

لیکن اس کےلئے ضروری ہے کہ پہلی جماعت وہ ہو جو وقت مقررہ پر ادا کی جاتی ہے، کیوں کہ اس کے ساتھ دانستہ شامل نہ ہونے کی صورت میں کئی قسم کے شکوک وشبہات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو بھی ایسا کیا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

(اگر حکام وقت نماز کو تاخیر سے پڑھیں تو بروقت نماز ادا کرلینا اس کے بعد اگر نماز باجماعت کا موقع ملے گو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا یہ دوسری نماز تیرے لئے نفل ہوگی۔ ''(صحیح مسلم ''

صورت مسئولہ میں اصل جماعت ہوچکی ہے اور آدمی نے نماز فجر انفرادی طور پر ادا کرلی ہے، اس کے بعد دوسری جماعت میں اسے شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ چونکہ اس نے نماز پہلے پڑھ لی ہے۔ اس لئے جماعت ثانی میں اس کا شامل ہونا ضروری نہیں ہے، کیوں کہ اس دوسری جماعت میں شامل نہ ہونے سے کسی قسم کے شکوک وشبہات پیدا نہیں ہوسکتے۔ جیسا کہ پہلی جماعت میں شمولیت نہ کرنے سے ان کا اندیشہ تھا، اس سلسلہ میں یہ کہنا کہ نیت بدلی جاسکتی ہے کہ پہلی نماز کو نفل اور جماعت والی کو فرض قرار دے دیا جائے، یہ بھی غلط ہے کیوں کہ اس صورت میں دوسری نماز ہی نفل قرار پائے گی، جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:102